از عدالت اعظمیٰ

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی اول

بمقابلہ

مسرز جگن ناتھ کسن لال، بمبئی

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس — دو افراد کی طرف سے مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر کاروباری مقاصد کے لیے ادھار لی گئی رقم — ایک اپنا حصہ ادا کرنے میں ناکام — دوسرے کی طرف سے پوری ادائیگی — شریک قرض لینے والے کی طرف سے غیر ادا شدہ رقم — اگر کاروباری نقصان کے طور پر کٹوتی ہو — مشترکہ قرض لینے کا تجارتی رواج — باہمی — انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 10 (2) (xv)۔

اپنے کاروبار کے مقاصد کے لیے مدعا علیہ نے بینک آف انڈیا سے ایک خاص رقم اُدھار لی جو اس کے اور ایک کشوری لال کے ذریعے مشترکہ طور پر انجام دی گئی ایک تجارتی پریکٹس کے مطابق بینکوں سے مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر قرض لے کر کاروبار کو آگے بڑھایا گیا۔ رقم مدعا علیہ اور کشوری لال کے درمیان آدھی اور آدھی تقسیم کی گئی تھی لیکن کشوری لال اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکام رہے کیونکہ وہ دیوالیہ ہو گیا اور مدعا کو پوری رقم بینک کو ادا کرنی پڑی۔ تاہم، جواب دہندہ نے سرکاری تفویض کردہ سے کشوری لال کی طرف سے لی گئی رقم کا ایک حصہ وصول کیا جس کا بقایا ابھی تک ادا نہیں کیا گیا۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت اس غیر ادا شدہ بیلنس کو منہا کرنے کے جواب دہندہ کے دعوے کو انکم ٹیکس آفیسر اور اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے مسترد کر دیا تھا لیکن اپیل پر انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اسے اجازت دی تھی۔ اپیل کنندہ کی استدعا پر بنائے گئے ایک ریفرنس پر ہائی کورٹ نے جواب دہندہ کے حق میں فیصلہ دیا۔ خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل کنندہ کی اپیل پر،

انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کا موقف درست ہے۔ یہ معلوم کرنے پر کہ مشترکہ

اور متعدد ذمہ داریوں پر رقم ادھار لے کر کاروبار کی مالی اعانت کا ایک اچھی طرح سے قائم تجارتی رواج موجود ہے اور ایسا کرنے سے مدعا کم شرح سود پر قرض لے سکتا ہے، اور یہ کہ قرض لینے والوں کے درمیان ہر ایک کی ضمانت کے لیے باہمی تعاون تھا۔ دوسرے کاروباری مقاصد کے لیے لیے گئے قرضوں کے لیے، جواب دہندہ کا تعین کنندہ اپنے کاروباری منافع کی گنتی میں اس کے شریک قرض دہندہ کے ذریعے ادا نہ کی گئی رقم کی ادائیگی میں اسے ہونے والے نقصان کو کم کرنے کا حقدار تھا۔

کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ راماسوامی چیٹیار، (1946) I.T.R.14 236، لاگو

مدن گوپال باگلا بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال، (1956) ایس۔سی آر 551، کمشنر یا انکم ٹیکس بمقابلہ ایس۔سی آر سبرامنیا پلائی، (1950) I. T. R. 18 85 ممتاز۔

مونٹریال کوک اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی بمقابلہ منسٹر آف نیشنل ریونیو، (1945) I.T.R. 13 سپورٹ 1، قابل اطلاق نہیں۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1958 کی سول اپیل نمبر 358۔

سابق بمبئی ہائی کورٹ آئی۔ٹی۔آر نمبر 55 آف 1955 کے 8 مارچ 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

اے۔این۔کرپال اور ڈی۔گپتا اپیل کنندہ کیلئے۔

این۔اے۔پالکی والا اور بی۔پی۔مہیشوری، جواب دہندگان کیلئے۔

24/ نومبر 1960 عدالت کا فیصلہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔

جسٹس کپور ___ انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 55 آف 1955 میں ہائی کورٹ آف بمبئی کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی رخصت کی اپیل ہے، جس میں قانون کے دو سوالات رائے کے لیے بیان کیے گئے تھے اور دونوں کا جواب اس کے حق میں دیا گیا تھا۔

اندازہ لگاتا ہے اور انکم ٹیکس کے کمشنر کے خلاف جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہے اور جائزہ لینے والا جواب دہندہ ہے۔

اس کیس کے حقائق یہ ہیں:

جواب دہندہ ایک رجسٹرڈ فرم ہے جو بمبئی میں کمیشن ایجنٹ کے طور پر کاروبار کرتی ہے۔ اپنے کاروبار کے مقاصد کے لیے اس نے وقتاً فوقتاً بینکوں سے اس کے ذریعے اور دوسروں کی طرف سے مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں کے ساتھ جوائنٹ پرومسری نوٹوں پر رقم ادھار لی۔ 26 ستمبر، 1949 کو، مدعاعلیہ نے ایک کشوری لال کے ساتھ مشترکہ طور پر انجام دیے گئے ایک نوٹ پر بینک آف انڈیا سے 1,00,000 روپے ادھار لیے۔ اس رقم میں سے 50,000 روپے جواب دہندہ نے اپنے کاروبار کے مقاصد کے لیے لیے اور باقی کشوری لال نے۔ کشوری لال تاہم اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہے اور دیوالیہ ہو گئے۔ اس لیے جواب دہندہ کو بینک کو پوری رقم ادا کرنی تھی، یعنی 1,00,000 روپے سود کے ساتھ۔ کشوریلال کی طرف سے لی گئی رقم میں سے جو جواب دہندہ نے اکاؤنٹنگ سال میں وصول کی، سرکاری تفویض کرنے والے سے، 18,805 روپے کی رقم اور بیلنس کا دعویٰ کیا، یعنی 31,740 روپے بطور کٹوتی۔ اکاؤنٹنگ سال 26 اگست 1949 سے 17 جولائی 1950 تک تھا، تشخیص کا سال 1951-52 تھا۔ اس دعوے کو انکم ٹیکس آفیسر کے ساتھ ساتھ اپیل اسسٹنٹ کمشنر دونوں نے مسترد کر دیا تھا۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل پر اس رقم کو انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 10(2)(xv) کے تحت اور کاروباری نقصان کے طور پر قابل اجازت کٹوتی کے طور پر اجازت دی گئی۔

کمشنر کے کہنے پر انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعہ بمبئی کی ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ مقدمے کے بیان میں جس پر دونوں فریقین نے اتفاق کیا تھا، ٹریبونل نے کہا:

"اپنے کاروبار کے مقصد کے لیے، وہ وقتاً فوقتاً بینکوں سے مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر قرض لیتا ہے۔ کمرشل پریکٹس بینکوں سے مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر قرض لینا ہے۔ ایک مثال واضح کرے گی کہ ہمارا کیا مطلب ہے۔ A اور B کے لیے 50,000 روپے ہر ایک کی ضرورت ہے۔ انہیں معلوم ہوا کہ بینک ہر ایک کو اس کی انفرادی سیکیورٹی

پر 50,000 روپے نہیں دے گا۔ تاہم، انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بینک اپنی مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر ایک لاکھ روپے ایڈوانس کرنے کے لیے تیار ہوگا۔ وہ مشترکہ اور کئی ذمہ داریوں پر ایک لاکھ روپے لیتے ہیں اور پھر رقم کو آپس میں برابر تقسیم کرتے ہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بینکوں نے کچھ حلقوں کو ان کی ذاتی حفاظت پر بھی رقم پیش کی لیکن انہیں اس سے زیادہ شرح سود ادا کرنا پڑی جب رقم مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر لی گئی تھی۔ کہ بینک سے ادھار لیے گئے 1,00,000 روپے بمبئی کے تجارتی رواج کے مطابق تھے۔

ان حقائق پر قانون کے درج ذیل دو سوالات ہائی کورٹ کو بھیجے گئے:۔

"(1) کیا ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کے تحت جائزہ لینے والے کا دعویٰ پائیدار ہے؟

(2) کیا تعین کنندہ کا دعویٰ کہ نقصان ایک کاروباری نقصان تھا اور اس وجہ سے، جائزے والے کے کاروبار کے منافع کی گنتی میں کٹوتی کی اجازت قانون کے تحت پائیدار ہے؟

ان دونوں سوالوں کا جواب مدعا علیہ کے حق میں اور اپیل کنندہ کے خلاف دیا گیا۔

کمشنر کے وکیل نے بمبئی میں کمرشل پریکٹس کے وجود سے متعلق ٹریبونل کے نتائج کو چیلنج کیا لیکن حملے کی یہ بنیاد ان کے لیے دستیاب نہیں ہے کیونکہ نہ صرف ٹریبونل نے اپنے حکم میں یہ فیصلہ دیا تھا بلکہ اس کے متفقہ بیان میں بھی دیا تھا۔ صورت میں بھی اس تلاش کو دہرایا گیا جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ سے دکھایا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے بھی اس کمرشل پریکٹس کی بنیاد پر کارروائی کی ہے۔ اپیل کے تحت فیصلہ سناتے ہوئے فاضل چیف جسٹس نے کہا:

"ٹریبونل کی تلاش واضح اور واضح ہے کہ جائزہ لینے والا جو کچھ کر رہا تھا وہ کوئی معمولی چیز نہیں تھی، لیکن اس رقم کو مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر ادھار لینے میں وہ ایک پریکٹس کی پیروی کر رہا تھا جو ایک تجارتی پریکٹس کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ لہذا، لین دین واضح طور پر کاروبار کے دوران تھا اور کاروبار سے اتفاقی تھا اور یہی لین دین ہے جس کے

نتیجے میں تعین کنندہ کو نقصان ہوا، اسے ضمانت کی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔"

لہٰذا اس اپیل کا فیصلہ اس بنیاد پر کیا جانا چاہیے کہ مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر قرض لے کر کاروبار کو فنانس کرنے کا ایک تجارتی رواج قائم کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے دلیل دی گئی کہ مدن گوپال بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال (ا) میں اس عدالت نے اس طرح کے نقصانات کی اجازت کے خلاف فیصلہ دیا تھا۔لیکن جب اس کیس کے حقائق کی بغور جانچ پڑتال کی جائے تو ان میں فرق ہوتا ہے اور فیصلہ اپیل کنندہ کے دلائل کی حمایت نہیں کرتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کیس اور موجودہ کیس کی کچھ خصوصیات ایک جیسی ہیں لیکن وہ ضروری خصوصیات میں مختلف ہیں۔ اس معاملے میں تعین کرنے والا ایک لکڑی کا تاجر تھا جس نے اپنی اور ایک مامراج کی مشترکہ سیکیورٹی پر بینک آف انڈیا سے ایک لاکھ روپے کا قرض حاصل کیا تھا، جسے تعین کنندہ نے ادا کر دیا تھا۔ معراج نے اپنی اور اسی کی مشترکہ سیکیورٹی پر ایک لاکھ روپے کا قرض بھی حاصل کیا۔ معراج ایک دیوالیہ ہو گیا اور تعین کنندہ کو اس پر سود کے ساتھ ادھار کی پوری رقم ادا کرنی پڑی۔ وہاں کا تعین کرنے والے نے وصول کنندہ سے ڈیویڈنڈ کے ذریعے ایک خاص رقم حاصل کی اور اس بقایا کو اس نے تشخیصی سال میں خراب قرض کے طور پر لکھا اور اسے دفعہ 10 کے تحت قابل اجازت کٹوتی کے طور پر دعوی کیا۔ وہاں کی ہائی کورٹ نے کہا کہ قرض نہیں ہوسکتا اسے تعین کرنے والے کے کاروبار کے حوالے سے قرض کہا جائے کیونکہ وہ دوسرے افراد کے لیے ضمانت کا کاروبار نہیں کر رہا تھا اور نہ ہی وہ ساہوکار تھا، وہ محض لکڑی کا سوداگر تھا۔ کہ یہ قائم نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی اس پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے "ان کے ساتھ ساتھ ان کے استعمال اور فائدے کے لئے قرضے حاصل کرنے کے مقاصد کے لئے" ضامن کھڑا کرنے کی عادت میں تھا اور یہاں تک کہ اگر رقم اتنا قرض لیا گیا تھا اور نقصان ہوتا تو نقصان سرمایہ کا نقصان ہوتا نہ کہ تعین کنندہ کو کاروباری نقصان۔

551 S.C.R.(1956)(i)

قانون کے اس بیان کو اس عدالت نے منظور کیا تھا لیکن وہاں؛ باہمی، قائم کردہ رواج کے ایک لازمی جزو کے طور پر، اس کا فقدان پایا گیا جیسا کہ عدالت کے فیصلے سے درج ذیل

حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

"اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے بیان کردہ رواج یہ تھا کہ بمبئی میں کاروبار کرنے والے افراد بینکوں سے مالی امداد حاصل کرنے کی سہولت کے لیے بینکوں سے مشترکہ سیکیورٹی پر رقم ادھار لیتے تھے اور وہ بھی کم شرح سود پر۔ ایک تاجر اپنے طور پر بینکوں سے مالی امداد حاصل کرسکتا ہے، لیکن اس صورت میں اسے زیادہ شرح سود ادا کرنا پڑے گی۔ اسے کم شرح سود ادا کرنا پڑے گی اگر وہ ضمانت کے طور پر کسی دوسرے کاروباری آدمی کو خرید سکتا ہے، جسے بینک سے منظور کیا جائے گا۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ تاجروں کی باہمی رہائش لازمی طور پر اس رواج کا ایک جزو ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے A اس کے ساتھ ضامن کے طور پر شامل ہونے کے لیے B، C یا D حاصل کرسکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ اگر A اس کے ساتھ ضامن کے طور پر شامل ہونے کے لیے B، C یا D حاصل کرنا چاہے تو وہ صرف اس صورت میں ایسا کرسکتا ہے جب وہ اپنی باری میں بی، سی یا ڈی کو ان قرضوں میں ضمانت کے طور پر شامل کیا جو بی، سی یا ڈی نے اپنے اپنے کاروبار کی مالی اعانت کے لیے بینکوں سے اپنی باریوں میں حاصل کیے تھے۔ جب تک کہ یہ عنصر قائم نہ ہو جائے، B، C یا D کی صرف A کی طرف سے ضمانت کے طور پر خریداری اس رواج کو قائم کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگی جس پر اپیل کنندہ کے ذریعے انحصار کیا گیا تھا تاکہ اس کے معراج رامبھا گت کے ساتھ شامل ہونے کے لین دین کو ضمانت کے طور پر بنایا جاسکے۔ امپیریل بینک آف انڈیا سے ممراج رامبھا گت کی طرف سے حاصل کیا گیا قرض، اس کے اپنے لکڑی کے کاروبار کو جاری رکھنے کے دوران ایک لین دین اور اس لین دین میں ہونے والے نقصان کو تجارتی نقصان یا اپیل کنندہ کے لکڑی کے کاروبار کا برا قرض بنانا۔"

صفحہ 558 پر جاری رکھتے ہوئے دیکھا گیا:

"اس طرح قرض دینے کے کاروبار کو آگے بڑھانے میں باہمی اتحاد کے عناصر اور لازمی جزو تھے، جو اس معاملے میں ثابت شدہ رواج کے عناصر تھے، جو دونوں ہمارے سامنے موجودہ کیس میں مطلوب ہیں۔"

جواب دہندہ کے لیے مسٹر پالکھی والا نے بجا طور پر دلیل دی کہ مدن گوپال باگلا کے کیس (ا) کا فیصلہ تعین کنندہ کے خلاف کیا گیا کیونکہ رقم ادھار لینے کے لیے ایک دوسرے کے ضامن کھڑے ہونے والے افراد کا رواج اور باہمی تعاون کا عنصر جو کمشنر کے معاملے میں ایک لازمی جز و تھا۔ انکم ٹیکس، مدراس بمقابلہ ایس اے ایس رامسوامی چیٹیار (۲) ثابت نہیں ہوا۔ مؤخر الذکر صورت میں یہ قائم کیا گیا تھا کہ چیٹیاروں کے درمیان ایک معروف رواج تھا کہ وہ اپنے قرض دہندگان کے کاروبار کے لیے جوائنٹ پروٹوٹس کے ذریعے فنڈ اکٹھا کرتے تھے اور یہ کہ اگر کسی ایک کو نقصان ہوتا ہے تو اسے پوری رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ دوسرے کی نا اہلی کی وجہ سے یہ ایک قابل کٹوتی نقصان تھا۔

اپیل کنندہ نے کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ ایس۔آر۔سبرامنیا پلئی (۳) میں مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے پر بھی انحصار کیا۔ اس صورت میں جائزہ لینے والا ایک کتاب بیچنے والا تھا جس نے وقتاً فوقتاً کسی دوسرے شخص کے ساتھ مل کر رقم ادھار لی تھی جس میں سے اس نے اپنے کاروبار میں کچھ حصہ لگایا تھا! ایسی ادھار میں سے ایک رقم 16,200 روپے تھی۔ جس میں سے تعین کنندہ نے اپنی کاروباری ضروریات کے لیے 10,450 روپے لیے اور باقی قرض دار نے لے لیا۔ مؤخر الذکر دیوالیہ ہو گیا اور تعین کنندہ کو ادھار کی پوری رقم ادا کرنی پڑی اور اسے ایکٹ کے دفعہ I0(2)(xi) یا دفعہ 10(2)(xv) کے تحت قابل اجازت کٹوتی کے طور پر یا کاروباری نقصان کے طور پر دعویٰ کرنا پڑا۔ اس نے کہا کہ وہ اس کا حقدار نہیں ہے، کیونکہ تخمینہ لگانے والے کے ذریعہ ہونے والا نقصان اس کے ذریعہ جاری کتابوں کی فروخت کے کاروبار سے بہت دور تھا اور اس کا تجارت سے کافی تعلق نہیں تھا اور اس وجہ سے وہ ان رقوم کی حد سے باہر ہو گیا جو مناسب طریقے سے لایا جا سکتا تھا۔ کاروبار کے منافع اور نقصان کے اکاؤنٹ میں۔ کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ ایس۔اے۔ایس راماسوامی چیٹیار (۲) میں فیصلہ اس بنیاد پر ممتاز تھا کہ فیصلہ اس کے اپنے مخصوص حقائق تک محدود ہونا چاہیے اور کاروبار پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا جیسا کہ سبرامنیا پلئی کے کیس (۳) میں ہے۔

85. I.T.R. 18 (1950) (3) 236 I.T.R. 14(1946)(2) 551 S.C.R. (1956)(I)

مندرجہ ذیل حوالہ اس معاملے میں وشوناتھ ساستری، جسٹس، کا فیصلہ متعلقہ ہے:-

"لیکن وہاں یہ کاروبار منی قرضہ دینے کا تھا اور عدالت نے پایا کہ ناٹو کوٹائی بینکرز کے معروف اور معروف تجارتی رواج کے مطابق، وہ فنڈز اکٹھا کرنے کی عادت میں تھے جس سے ان کی تجارت میں اسٹاک بنتا تھا۔ بینکرز کے حق میں مشترکہ وعدہ نوٹوں کے نفاذ کے ذریعے منی قرض دینے کا کاروبار۔ بظاہر یہ کریڈٹ حاصل کرنے کی معمول کی تکنیک تھی جسے نٹو کوٹائی چیٹی کمیونٹی کے ساہوکاروں نے اپنایا تھا۔ سیاق وسباق میں اس عدالت نے فیصلہ کیا کہ جہاں ایک ناٹو کوٹائی چیٹی ساہوکار نے مشترکہ طور پر اس کے اور دوسرے کی طرف سے ادا کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں قرض کی مکمل ادائیگی کی، اس لین دین کے نتیجے میں جو نقصان ہوا وہ نقصان تھا۔ خود قرض دینے والا کاروبار اور اس وجہ سے منافع کی کمپیوٹنگ میں ایک قابل کٹوتی چیز"

فوری معاملے میں یہ پتہ چلا ہے کہ بمبئی میں مشترکہ اور متعدد ذمہ داریوں پر بینکوں سے رقم ادھار لے کر کاروبار کرنے کا ایک معروف تجارتی رواج تھا۔ یہ بھی پایا گیا کہ ایسا کرنے سے قرض لینے والا کم شرح سود پر رقم ادھار لے سکتا ہے جتنا کہ وہ ادا کرتا۔ کہ جواب دہندہ نے، کمرشل پریکٹس کے مطابق، رقم ادھار لی تھی، جس کی پوری رقم اسے واپس کرنی پڑی کیونکہ مشترکہ وعدہ کرنے والی کشوری لائی دیوالیہ ہو چکی تھی۔ باہمی اتحاد بھی ثابت ہوا . یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اب ہمارے سامنے کیس کی بنیادی خصوصیت اصولی طور پر کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ رامسوامی چیٹیار (ایل) سے مختلف ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کاروبار کو آگے بڑھانے کے لیے مشترکہ خطوط پر رقم ادھار لینے کا باہمی تعلق اور رواج ہے۔ ہماری رائے میں موجودہ کیس میں ثابت ہونے والے حالات میں، اور ثابت شدہ حقائق اور دیے گئے نتائج پر، مدعا کو بجا طور پر اس نقصان کی کٹوتی کا حقدار ٹھہرایا گیا جو تنازعہ کے لین دین میں اسے ہوا تھا۔

236 I.T.R. 14(1946) (1)

جائزہ لینے والے کے وکیل نے ہماری توجہ پرائیوی کونسل کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی جو مونٹریال کوک اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی بمقابلہ وزیر برائے نیشنل ریونیو (۱) لیکن اس کیس کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں یہ ایک حقیقت کے طور پر پایا گیا تھا کہ تعین کنندگان کے مالی انتظامات ان سرگرمیوں سے بالکل

الگ تھے جن کے ذریعے انہوں نے اپنی آمدنی حاصل کی اور اپنے کاروبار کی مالی اعانت کے سلسلے میں ہونے والے اخراجات قانون کے اندران کی آمدنی کی کمائی میں خرچ نہیں تھے۔

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا گیا کہ مدعا علیہ کا نقصان سرمایہ کا نقصان تھا اور اس کے لیے ایک بار پھر مدن گوپال بگلا کے مقدمے (۲) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا گیا اور خاص طور پر صفحہ 559 کے مشاہدے پر جہاں بھگوتی، جسٹس، کا حوالہ دیا گیا۔ فیصلے میں ہائی کورٹ کی آبزرویشنز کی توثیق کی لیکن جیسا کہ ہم نے نشاندہی کی ہے کہ اس کیس کے حقائق الگ ہیں اور جو کچھ کہا گیا اس کا موجودہ کیس میں ثابت ہونے والے حقائق اور حالات پر کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔

ہماری نظر میں ہائی کورٹ کا فیصلہ درست ہے اس لیے ہم اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and
integrity of this document